احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۱۴۱۳ھ، ۲۶۔ نبوت ۱۳۷۱ہش، ۲۶۔ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو

اگر خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو ناروا کی بیماری تھی۔ اس نے کہا کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ کریم مجھے شفا بخشے تو میں نے جواب دیا کہ آپ کے جیل خانہ میں ہزاروں بے گناہ قید ہوں گے ان کی بد دعاؤں کے مقابلہ میں میری دعا کب سُنی جا سکتی ہے۔ تب اس نے قیدیوں کو رہا کر دیا اور پھر وہ تندرست ہو گیا۔ غرض خدا کے بندوں پر اگر رحم کیا جاوے تو خدا بھی رحم کرتا ہے۔ جو لوگ دوسروں پر رحم کرتے ہیں ان پر اللہ (۔) کو بھی رحم آجاتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آنا اور بے جا طور پر مال اکٹھا کرنا اور اسباب پر ہی گرے رہنا بہت بُری بات ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۹)

اللہ کریم کے احسانوں کا مطالعہ کرو اور ان کو یاد کر کے اس منعم اور محسن کی محبت کو دل میں جگہ دو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

اللہ تعالیٰ ہمارا مالک۔ ہمارا خالق ہمارا رازق کثیر اور بے انتہا انعام دینے والا مولا فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو۔ انسان کے اندر قدرت نے ایک طاقت ودیعت رکھی ہے کہ جب کوئی اس کے ساتھ احسان کرتا ہے تو اس کے اندر اپنے محسن کی محبت پیدا ہوتی ہے (۔) اور ایسا ہی اس آدمی سے اس کے دل میں ایک قسم کی نفرت اور رنج پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کو کسی قسم کی تکلیف یا رنج پہنچے اور یہ ایک فطرتی اور طبعی تقاضا انسان کا ہے۔ پس اسی فطرت اور طبیعت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس مقام پر فرماتا ہے کہ اللہ کریم کے احسانوں کا مطالعہ کرو اور ان کو یاد کر کے اس محسن اور منعم کی محبت کو دل میں جگہ دو۔ اس کے بے شمار اور بے نظیر احسانوں پر غور تو کرو کہ اس نے کیسی منور اور روشن آنکھیں دیں جن سے وسیع نظارۂ قدرت کو دیکھتے اور حظ اٹھاتے ہیں۔ کان دیئے جن سے ہر قسم کی آوازیں ہمارے سننے میں آتی ہیں زبان دی جس سے کیسی خوشگوار اور عمدہ باتیں کہہ کر خود بخود خوش ہو سکتے ہیں۔ ہاتھ دیئے کہ جن سے بہت سے فوائد خود ہم کو اور دوسروں کو پہنچتے ہیں۔ پاؤں دیئے جن سے چل پھر سکتے ہیں پھر ذرا غور تو کرو کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ ادنیٰ سا احسان بھی کرتا ہے تو وہ اس کا کس قدر ممنون ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس احسان کو محسوس کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے احسان جو کل دنیا کے احسانوں سے بالا اور بالاتر ہیں اور جو سچ پوچھو تو وہ احسان بھی ...... دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے احسان ہیں جس نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ کوئی کسی کو نوکر کرا دیتا ہے۔ یا دعوت کرتا ہے یا کپڑا دیتا ہے۔ پر سوچو تو سہی اگر خداداد طاقتیں نہ ہوں تو ہم کیا سُکھ ان سے اٹھا سکتے ہیں؟ دعوت میں عمدہ سے عمدہ اغذیہ اور کھانے کے سامان ہوں لیکن اگر قے کا مرض یا پیٹ میں درد ہو تو وہ کھانے کیا لطف دے سکتے ہیں اور اُن سے کیا مزہ اٹھایا جا سکتا ہے؟ عمدہ سے عمدہ چیز بجز فضل الٰہی فائدہ اور سکھ نہیں دے سکتی یہ روشنی جس سے ہزارہا سکھ اور فائدے پہنچتے ہیں کس نے دی؟ اُسی نے جو (زمین و آسمان کا نور ہے) ہوا۔ پانی کس نے عطا فرمایا؟ اسی منعم حقیقی کی نعمتوں اور برکتوں کا شعبہ ہے سرسبز کھیت اور باغوں میں پھل لگاتا اس کی نوازش اور عنایت ہے غرض کل دنیا کی نعمتوں سے

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم اسد محمود صاحب حال امریکہ کو مورخہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام عمر محمود تجویز ہوا ہے۔

نومولود مخلص خادم دین مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کا نواسہ اور مکرم مرزا محمد ارشد صاحب آف کوئٹہ کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ خادم دین بنائے اور صحت و سلامتی والی عمر سے نوازے

اعلان نکاح

صوبیدار (ریٹائرڈ) مکرم محمد رفیق خان صاحب فیصل آباد کے بیٹے مکرم کیپٹن محمد زبیر شاہد خان صاحب کا نکاح محترمہ اقصیٰ حکیم صاحبہ بنت مکرم محمد اعجاز خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر (ریٹائرڈ) حال ربوہ سے بعوض -/۳۰,۰۰۰ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بروز جمعرات ۵۔ نومبر ۹۲ء کو بیت مبارک میں پڑھایا۔ مکرم کیپٹن زبیر شاہد صاحب مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب یکے از رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے ہیں۔ محترمہ اقصیٰ حکیم صاحبہ مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ گجرات کی نواسی ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

احباب محتاط رہیں

امان اللہ طاہر ہاشمی ابن غلام محمد صاحب معلم سکنہ چک نظام تحصیل پھالیہ ضلع گجرات جو مختلف جماعتوں میں پھر کر جلد سازی کرتے ہیں اور پھر ٹھگی کی واردات کر کے روپوش ہو جاتے ہیں اس لئے احباب ان سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

جو انسان مالا مال ہو رہا ہے۔ یہ اسکی ہی قدرہ نوازیاں ہیں۔

(خطبات نور جلد اوّل صفحہ ۷،۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ ۔ نبوت ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۶ ۔ نومبر ۱۹۹۲ء

آج کا کام ــــ آج

کہتے ہیں آج کا کام کل پر نہ ٹالو۔ اس فقرہ میں کل کا لفظ بھی اہم ہے اور ٹالو کا بھی۔ کل کا لفظ وقت کے لحاظ سے اہم ہے اور ٹالو کا رویّہ کے لحاظ سے۔ کل کے متعلق تو یہ بھی کہتے ہیں کہ کل کا دن تو آتا ہی نہیں۔ کل کسی دن یا وقت یا زمانے کا نام نہیں کیونکہ جسے ہم کل کہتے ہیں تو وہ آج ہی میں بدل جاتا ہے۔ اس لئے اگر کل کوئی ہے ہی نہیں تو پھر کل پر کام چھوڑنے کا مطلب۔ کل بھی آج ہو جائے گا۔ اور آج تو آج ہے ہی۔ پس آج کا کام آج ہی کر لیا جائے تو اچھا ہے۔ اور کل کی امید بھی کون کر سکتا ہے۔ جب زندگی کا اتنا بھی اعتبار نہیں کہ معلوم نہیں اگلے لمحہ تک ہے یا نہیں۔ تو پھر کام کو کل تک چھوڑنے کا مطلب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ اسے بے یقینی میں ڈال دیا جائے۔ خدا جانے کل آئے یا نہ آئے اور کام کل پر چھوڑا تو مطلب یہ ہوگا کہ معلوم نہیں ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اس صورت میں کیا یہ بہتر نہیں کہ جو کام اب کرنا ہے یا یوں کہئے کہ آج کرنا ہے اسے آج ہی کر لیا جائے۔

"ٹالو" کے متعلق ہم نے کہا کہ یہ رویّے کا نام ہے۔ اگر آج کا کام آج ہو ہی نہیں سکتا تو پھر تو وہ آج کا کام ہے ہی نہیں اور اگر آج ہو سکتا ہے اور ہم نے اسے یہ کہہ کے چھوڑ دیا۔ کہ کل کریں گے۔ آج کا وقت بھی ضائع کیا اور کل کی بھی ایک ایسی عادت ڈال لی کہ پھر بار بار کل پر کام چھوڑا جائے گا۔ جب یہ رویّہ اختیار کر لیا جائے تو کام بھی نہیں ہوتا اور وقت بھی ضائع کیا۔ یہ عادت نہائت نقصان دہ ہے۔ اپنے آپ کو ہر وقت مصروف رکھنا ہی زندگی کا صحیح مصرف ہے اور مصروف اسی طرح رکھا جا سکتا ہے کہ جو کام بھی ہونے والا ہے کر ہی لیا جائے۔ ورنہ رہتا رہتا رہ ہی جائے گا۔ یا اگر یہ کام نہیں رہ جائے گا تو کوئی اور کام رہ جانے کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

حضرت امام جماعت الاوّل اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا ظاہر فرماتا رہے۔ وقت پر کام کرنے اور اسے کل پر نہ چھوڑنے کو بھی تقویٰ ہی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ہر کام کرتے وقت یہ بات ذہن میں مستحضر رہنی چاہیئے کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کب آ جائے۔ اور وہ کون سا وقت ہوگا جب دنیا سے اُٹھ جائیں گے۔ فی الواقعہ اگر یہ بات ذہن میں رہے تو کل پر کام چھوڑنے کا سوال ہی نہیں ہوتا۔

مرے پیچھے چلے آؤ بہت آرام پاؤ گے
حصولِ مقصدِ ہستی کا تم انعام پاؤ گے
سُنو کس کی ہے یہ آواز اس کو خوب پہچانو
جو پاؤ گے خدا کے فضل سے بے دام پاؤ گے

ابوالاقبال

ظُلمتِ شب ہے اور تنہائی
ڈرتے ڈرتے کسی کی یاد آئی

مُجھ سے چھوٹا ہے جب سے اپنا شہر
ہر گلی میں بجی ہے شہنائی

میری منزل ہے میرا اپنا گھر
گھر میں کرتا ہوں دشت پیمائی

جو مجھے اجنبی سمجھتے ہیں
بس انہیں سے ہے کچھ شناسائی

کِس کے کہنے پہ ڈولتی ہے زمیں
کِس کے آگے پہاڑ ہیں رائی

رہگذاروں پہ کاٹتا ہوں رات
دن کو مَیں اور کنج تنہائی

سب ہیں اولادِ آدمِ خاکی
کالے گورے میں کیوں تمیز آئی

ظلم کا ہاتھ روک دیجے گا
کیجے انصاف کی پذیرائی

ورنہ سب کو لپیٹ میں لے کر
ظلم اُٹھّے گا لے کے انگڑائی

اور ہر شئے تباہ کر دے گا
ہر سپیدہ سیاہ کر دے گا

نسیم سیفی

احمدیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ اپنے سچ کی حفاظت کریں۔ اس پہلو سے بہت سے رخنے ہیں اور وہ بلند معیار جس کی توقع ایک احمدی سے کی جاتی ہے وہ احمدیوں میں نہیں ہے اگرچہ دوسروں کے مقابل پر بہت بہتر ہیں۔ لیکن ایک احمدی کا معیار جھوٹوں کو سامنے رکھ کر نہیں پرکھا جائے گا بلکہ وہ سچوں کے سامنے بلکہ دنیا میں سب سے سچے انسان (ﷺ) کی کسوٹی پر رکھ کر پرکھا جائے گا۔ اس لئے سچائی کے معیار کو بلند کرنے کی بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:

یک نظر کن بفطرتِ انساں
کہ ندارند جوہری یکساں

انسانوں کی فطرت پر ایک نظر ڈال کہ وہ سب برابر قابلیت نہیں رکھتے

مختلف اوفتاد ہر بشری
کس بخیری فزود کس بشری

ہر شخص دوسرے شخص سے مختلف ہے کوئی نیکی میں بڑھ گیا کوئی بدی میں

پس چو یک بیش و دیگر است کمی
ہمچنیں در قبولِ فیض ہمی

پس جب ایک زیادہ اور دوسرا کم ہے تو اسی طرح فیضِ خداوندی کے قبول کرنے میں بھی (انکے مدارج ہیں)

خود نگہ کن کنوں زِ صدق وصفا
کہ چہ ثابت ہمی شود زینجا

اب صدق وصفا کے ساتھ خود دیکھ لے کہ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے

شبِ تار است وخوف بیش از بیش
از سرِ خود روی مدہ سرِ خویش

اندھیری رات ہے اور خوف بہت زیادہ ہے خود روی کی وجہ سے کہیں اپنا سر نہ دے دینا

ان اشعار میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے مخاطب کی توجہ اس طرف مبذول فرماتے ہیں کہ دنیا میں سب لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو سب کی سوجھ بوجھ بھی ایک جیسی نہیں ہے۔ اور سب کی قوت جسمانی بھی الگ ہے۔ باتوں کی تہہ تک پہنچنے میں بھی لوگ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں جس طرح وہ ہر کام کو سرانجام دیتے ہیں اس میں بھی ان کی صلاحیتیں اس طرح نمایاں ہوتی ہیں کہ صاف پتہ چلتا ہے کہ کون دوسرے سے بہتر ہے۔ حضور مخاطب کو انسانی فطرت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سب کے جوہر سب کی قابلیت ایک جیسی نہیں ہے اور جوں جوں اس بات کا مطالعہ کیا جائے انسان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں رہتا کہ ہر شخص دوسرے سے مختلف ہے۔ بعض لوگ نیکیوں میں بہت آگے بڑھ جاتے ہیں اور بعض لوگ بدی میں۔ دیکھنے کو تو لوگ ایک جیسے ہی لگتے ہیں لیکن ان کی قلبی کیفیت کیا ہے ان کی ذہنی اپج کیا ہے۔ یہ سب مختلف باتیں ہیں اور اسی وجہ سے کسی کا دھیان بدی کی طرف پڑ جاتا ہے اور کسی کا نیکی کی طرف۔ اور اگر نیک لوگوں کو بھی دیکھا جائے تو یہ بات صاف واضح ہو جاتی ہے کہ کچھ لوگ زیادہ نیک ہیں اور کچھ کم نیک ہیں۔ یہی حال بدی کا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے سے آگے ہے اور دوسرا اس سے پیچھے ہے تو ہمیں یہ بات آسانی سے سمجھ آجانی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور خدا تعالیٰ سے حصول فیض میں بھی لوگ مختلف درجوں پر کھڑے ہیں۔ سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ سب کا خدا تعالیٰ سے ایک جیسا تعلق نہیں ہے۔ سب پر اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل ایک جیسا نازل نہیں ہوتا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر انسان سچائی سے اور صدق دل سے ان باتوں پر غور کرے تو اسے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی کہ یہ فرق دنیا میں موجود ہے حضور نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ماحول ایسا ہے جیسی اندھیری رات ہو اور اس اندھیری رات میں دلوں پر خوف طاری ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے خود روی نہ اختیار کرے اگر وہ خود روی اختیار کر کے اپنے آپ کو نقصان پہنچالے گا۔ تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان اشعار کے پیش نظر نہ صرف اس بات کی سمجھ عطا کرے کہ دنیا میں لوگوں میں آپس میں اختلاف ہے بلکہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم دوسروں سے بڑھ کر اس کے فیض اور اس کے فضل کے وارث بن سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ لجنہ اماء اللہ۔ ۱۱۔ فروری ۱۹۲۳ء

علمی مسائل

علم موسیقی

(۱۵) پندرہواں علم۔ علم الموسیقی ہے یعنی گانے کا علم۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ گانا کس طرح چاہیئے۔ اونچی اور نیچی آواز کس طرح نکالنی چاہیئے۔ باجے کو اگر ساتھ ملایا جائے تو آواز میں کس طرح موافقت پیدا کی جائے۔ اسی طرح اس میں یہ بھی آتا ہے کہ آواز کس طرح پر خوشی اور غم وافسردگی پیدا کرتی ہے۔ کون سی آواز میں ہمت وجرأت ہوتی ہے۔ یہ ایسا علم ہے کہ جذبات ابھر سکیں۔ ایک شخص جو روپیہ خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک عمدہ گانے والا اس میں ایسی کیفیت پیدا کر سکتا ہے کہ سب روپیہ اس سے لے لے یا بزدل بنا دے یا ہمت پیدا کر دے۔ یہ خاص فن ہے اس میں صرف آواز کے اونچے نیچے کرنے سے جذبات ابھرتے ہیں اور یہ بہت ہی نازک فن ہے چونکہ اس میں بعض نقائص ہیں اس لئے اسلام نے جائز نہیں رکھا۔

ڈرامہ نویسی

(۱۶) سولہواں علم ڈرامہ نویسی ہے۔ ڈراما وہ حصہ جس کو عملی طور پر کرنا ہوتا ہے۔ ناٹک میں جہاں بادشاہ وزیر یا ڈاکٹر لکھا ہے تو اس میں بن کر دکھایا جاتا ہے۔ عملی طور پر جب ڈرامہ کر کے دکھایا جائے تو اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اس کے کئی حصے ہیں۔ جب اس کو سٹیج پر کر کے دکھایا جاتا ہے تو دلچسپ ہوتا ہے۔ کتابوں میں سرسری طور پر پڑھیں تو بعض اوقات بہت خشک معلوم ہوتا ہے۔ ڈرامہ نویس ان باتوں کا خیال رکھتا ہے کہ اس کی تصنیف میں ایک اثر اور جذب ہو اور سٹیج پر کرتے وقت اس میں کوئی ایسی بات نہ پیدا ہو جو بے لطفی اور کمزوری کا موجب ہو۔

میں نے علوم کی اس تقسیم میں کوئی لمبی تقسیم نہیں کی کیونکہ ایسی تقسیم ایک لمبا عرصہ چاہتی ہے بلکہ میں نے اس تقسیم میں سرسری طور پر جو جو علم میرے سامنے آ گیا اس کو بیان کر دیا ہے۔

کھانے پینے کے علوم

(۱۷) سترہواں علم علم الاغذیہ والاشربہ ہے۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ کون سی غذائیں کھانے کے قابل ہیں۔ صحت کے لئے کس قسم کے غذا مفید ہوتی ہے اور کس قسم کی غذاؤں کا خراب اثر صحت پر پڑتا ہے۔ پھر اسی میں یہ بھی داخل ہے کہ سردی یا گرمی میں کس کس قسم کی غذائیں استعمال کرنی چاہئیں۔ بیمار ہو جائے تو اس کی غذا کا خاص اہتمام کس طریق پر کیا جاتا ہے اور اس کی غذاؤں میں کن امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ پھر جسم کے خاص اعضاء پر کس کس کی اغذیہ اپنا خاص اثر ڈالتی ہیں۔ مثلاً دماغ کی کمزوری یا دل کی کمزوری میں کیا استعمال کرنا چاہیئے معدہ کمزور ہو تو کیا کھانا چاہیئے۔ یہ بہت بڑی تفصیل ہے اور اسی کا ذکر اور بیان اس علم میں ہوتا ہے۔

اور اسی میں ان اشیاء کا ذکر آتا ہے کہ پینے کے قابل کیا کیا چیزیں ہیں۔ تندرستی میں کیا اور بیماری میں کیا۔ اور پھر مختلف بیماریوں میں مختلف قسم کے شربت یا عرق دیئے جاتے ہیں۔ بہت سی بیماریوں میں بعض چشموں کے پانی مفید ہوتے ہیں۔ اور ایسا ہی بعض تیل جیسے مچھلی کا تیل وغیرہ۔ غرض اس علم میں بہت بڑی تفصیل ہے اور یہ تندرستی اور بیماری اور مختلف ملکوں کی اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کے علم پر حاوی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

نائیجیریا کی وزارت خارجہ کی طرف سے مجھے خط ملا کہ ہم نے آپ کی جماعت کے ایک نوجوان کو پاکستان سے نائیجیریا تک کا کرایہ فراہم کیا ہے۔ یہ رقم ہمیں واپس کی جائے۔ میں حیران ہوا کہ کسی حکومت کو ہمارے کسی نائیجیرین احمدی نوجوان کے پاکستان سے نائیجیریا تک کا کرایہ فراہم کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ معلوم ہوا کہ مسٹر اے۔ ڈبلیو۔ فلائیوو کے بیٹے اے۔ آر۔ فلائیوو جسے پاکستان میں جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے ۲۷ر اپریل ۱۹۶۱ء کو لیگوس ایئرپورٹ سے روانہ کیا تھا۔ وہ حکومت کے دیئے ہوئے کرایہ پر واپس گیا ہے۔ اے۔ آر۔ فلائیوو ایک ذہین اور مستعد طفل تھا۔ جب لیگوس کی جماعت تربیتی لیکچر کے لئے مغرب کے بعد باہر کسی میدان میں جاتی تھی تو یہ طفل ایک چھوٹا سا میز سر پر رکھ کر اور ہاتھ میں ایک بڑا سا لیمپ لے کر آگے آگے چلتا تھا۔ دین سے شغف خاصا ظاہر تھا اور کام کرنے کی صلاحیت اور اہلیت بھی اس میں نمایاں تھی۔ ہم نے سوچا کہ اگر اس نوجوان کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروا دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ یہ بہت اچھا مربی بن سکے۔ اور بڑی دلجمعی کے ساتھ جماعت کی خدمت کر سکے۔ لیکن ایسا ہو نہ سکا۔ وہ جامعہ احمدیہ میں داخل بھی ہو گیا اس نے اپنی تعلیم شروع بھی کر دی لیکن اس میں کسی حد تک چلبلا پن تھا۔ لڑکوں سے ہنستے کھیلتے وقت گذارتا تھا۔ اور کبھی ایک دوسرے سے مذاق کی نوبت بھی آجاتی تھی۔ بعض اوقات وہ دوسروں کو تو مذاق کر لیتا لیکن جب اسے مذاق کیا جاتا تو وہ برداشت نہ کر سکتا۔ اور لڑائی پر آمادہ ہو جاتا۔ محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بڑے پیار اور محبت کے ساتھ اسے ہوسٹل میں دوسرے لڑکوں کے ساتھ رکھنے کی کوشش کی اور وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئے لیکن پھر اسے یہ شوق چرایا کہ وہ پاکستان آیا ہے تو ہندوستان کی سیر بھی کر لے چنانچہ وہ ہندوستان کی سیر کے لئے چلا گیا۔ اور جب وہاں سے واپس آیا تو اسے نائیجیریا کی اس طرح یاد آئی کہ وہ زیادہ دیر جامعہ میں قیام نہ کر سکا اور چونکہ اسے یہ معلوم تھا کہ اس کے والد محترم ایک نہایت مخلص شخص ہیں اس لئے وہ ان سے یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا کہ میرا دل اداس ہو گیا ہے مجھے واپس بلا لیجئے اس نے پاکستان کی حکومت سے درخواست کی کہ اس کا معاملہ نائیجیریا کی حکومت کے پاس پیش کیا جائے تاکہ اسے واپس بلا لیا جائے۔ چنانچہ نائیجیریا کی حکومت نے اس کے خیال میں ازراہ مہربانی اسے واپس بلا لیا۔ اگرچہ وہاں جا کر اسے اس بات کا افسوس ہوا کہ اگر میں تھوڑا سا اور صبر کر لیتا تو جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل ہو جاتی۔ لیکن جلدی میں یہ قدم اٹھا کر واپس آگیا۔ بہرحال یہ اس کی تعلیمی ناکامی تھی۔ یہ نہیں کہ اس کا دینی تعلیم میں دل نہیں لگتا تھا لیکن یہاں وہ کچھ ایسا اداس ہوا کہ اس نے زیادہ دیر رہنا گوارا نہ کیا۔

اس تصویر میں لیگوس ایئرپورٹ پر ہم اسے الوداع کہہ رہے ہیں۔ وہ میرے بائیں جانب اور محترم صدر صاحب مسٹر ایس۔ او۔ بکری کے دائیں جانب تصویر کے درمیان میں کھڑا ہے۔ اس تصویر کو میں جب بھی دیکھتا ہوں مجھے تعلیم کے سلسلے میں بہت سی باتیں یاد آنے لگتی ہیں۔ میرے دائیں جانب مسٹر کوکوئی کھڑے ہیں جو ٹاؤن کمیٹی میں ایک ٹائپسٹ تھے اور درمیانی سی زندگی گذارتے تھے۔ لیکن انہیں اس بات کا شوق تھا کہ وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اور احمدیت کے قابل قدر سپوت بنا کر پیش کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اب ان کے بچے ڈاکٹر بھی ہیں اور پروفیسر بھی۔ ان کے بعض بچوں نے جامعہ احمدیہ سے تعلیم حاصل کی ہے اور کلام الٰہی کو حفظ بھی کیا ہے گویا کہ ان کی یہ خواہش کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے بہت اچھی طرح پوری کر دی۔

اے۔ آر۔ فلائیوو کو بھی تعلیم ہی کے لئے ربوہ پاکستان بھیجا گیا تھا۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس تصویر میں محترم صدر صاحب نائیجیریا بھی موجود ہیں۔ آپ نے اپنے ایک بیٹے کو اچھی خاصی تعلیم دلائی اور وہ لیگوس کی ہائی کورٹ کے جج بنے ایک اور دوست اس تصویر میں موجود ہیں جو پہلے بچپن میں مُتانا کہلاتے تھے۔ پھر ان کا نام مُرتلا ہوا اور بعد میں پتہ چلا کہ دراصل ان کا نام مرتضےٰ ہے۔ مرتضےٰ حبیبو۔ یہ پرائمری پاس کرنے کے بعد اپنے علاقے کی طرف سے احمدیہ مشن کے پاس عربی زبان اور دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اس وقت محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مربی انچارج تھے خاکسار بھی نائیجیریا میں موجود تھا۔ اس بچے نے جس طرح تعلیم حاصل کی اسے مثالی کہا جا سکتا ہے۔ مجھے یہ بات دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ باوجود اس کے کہ اس نے عربی کی الف باء تاء بھی مشن ہاؤس میں آکر سیکھی تھی جلد ہی اس نے عربی پر ایسا عبور حاصل کر لیا کہ جب وہ تقریر کے لئے کھڑا ہوتا تھا تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی قصائد روانی کے ساتھ اپنی تقریر میں پیش کرتا تھا۔ دنیوی تعلیم بھی اس نے حاصل کی اور اب وہ نائیجیریا کی حکومت کے ایک بہت بڑے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ میں اس تصویر میں جب اے۔ آر۔ فلائیوو اور مرتضےٰ حبیب کو دیکھتا ہوں تو مجھے ناکامی اور کامیابی کے دو رخ نہایت واضح ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔ اگر اے۔ آر۔ فلائیوو بھی دل لگا کر جامعہ احمدیہ میں پڑھتا اور اپنا کورس پورا کرنے کے بعد واپس جاتا تو یقیناً نائیجیریا کی احمدیہ جماعت کے لئے یہ ایک بہت بڑا اعزاز بھی ہوتا اور انہیں ایک بہت اچھا مربی بھی مل جاتا۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اور ایک شخص جو اسی کی طرح تعلیم حاصل کرنے کے لئے نائیجیریا کے ایک گاؤں سے اٹھ کر لیگوس آیا تھا اس نے نہ صرف اپنی دینی تعلیم مکمل کی بلکہ دنیوی تعلیم بھی مکمل کی اور دونوں میں اس کا نام نائیجیریا میں نمایاں طور پر لیا جانے لگا۔

تصویر جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اے۔ آر۔ فلائیوو کی روانگی کے وقت لیگوس ایئرپورٹ پر لی گئی تھی۔ اس تصویر کو دیکھ کر اور بھی کئی خیالات ذہن میں آتے ہیں سب سے پہلا تو یہ کہ جن نوجوانوں نے مختلف ممالک سے پاکستان آکر ربوہ کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی اور کئی سال یہاں گذارنے کے بعد واپس اپنے اپنے ملک میں جا کر سلسلہ کی خدمت کی وہ نہایت قابل داد اور قابل قدر ہیں۔ کئی کئی سال اپنے والدین رشتہ داروں دوستوں سے الگ رہنا کوئی آسان کام نہیں لیکن ان سب نوجوانوں نے اور ان کا کئی ممالک سے تعلق تھا۔ کئی کئی سال جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی اور سرخرو ہو کر اپنی اپنی جماعت کے لئے فخر کا باعث بنے۔ یہ خیال بھی آتا ہے کہ ہمارا کام تو بہرحال دیانتدارانہ کوشش کرنا ہے۔ کون کامیاب ہوگا اور کون کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ اس کے متعلق آغاز سے ہی کچھ کہنا ممکن نہیں۔ اے۔ آر۔ فلائیوو مستعد بھی تھا اور ذہین بھی اور جماعتی کاموں میں بطور ایک طفل کے ہمیشہ آگے آگے رہتا تھا لیکن ایک ذرا سی بات کہ یہاں آکر اس کا دل نہیں لگا اسے واپس لے گئی۔ اور اس کی دینی تعلیم یہاں مکمل نہ ہو سکی۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ اس کا اور اس کے والدین کا رجحان زیادہ تر دینی تعلیم کی طرف تھا اس نے واپس جا کر یقیناً کسی نہ کسی حد تک دینی تعلیم حاصل کی ہوگی۔ اور وہ جماعت کے لئے مفید ثابت ہوا ہوگا۔

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

اب تک آٹھ ہزار آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ کوئی تیسری طاقت ایسی ہے جو افریقیوں کے دو دھڑوں کو آپس میں لڑاتی ہے اور انہیں قیام امن کے قریب نہیں آنے دیتی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ۔۔۔۔۔ نون سین

عراق میں تعلیم

عراق پر اقوام متحدہ کی طرف سے جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں یوں تو انہوں نے زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ خوراک بھی کم اور دوائیں بھی کم اور اس طرح بچے اور بوڑھے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں ایک خاصی بڑی تعداد میں بچے اور بوڑھے دوائیوں کی عدم فراہمی کی وجہ سے موت کے منہ میں جا رہے ہیں لیکن بچوں کو ایک اور مشکل یہ درپیش ہے کہ ان کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے تعلیمی ادارے کتابیں بھی مہیا کرتے تھے۔ اور دوپہر کا کھانا بھی۔ اب یہ دونوں چیزیں مہیا کرنے کے لئے رقم بھی موجود نہیں ہے اور چیزیں بھی مہیا نہیں ہیں۔ کاغذ عراق میں نہیں بنتا اور اب جو عراق کے پاس اس کا سٹاک باقی رہ گیا ہے۔ وہ اتنا کم ہے کہ حکومت اپنی ضروریات کے لئے بھی سوچ سوچ کے خرچ کرتی ہے کتابوں کی طباعت اور اسی طرح کاپیوں کی تیاری کے لئے جس قدر کاغذ مہیا کیا جانا ضروری ہے اتنا مہیا نہیں ہو رہا۔ جہاں تک خوراک کا تعلق ہے خوراک حکومت دے تو اب بھی رہی ہے لیکن کم مقدار میں اور کم مقدار میں خوراک یقیناً بچوں کی صحت پر اثر ڈالتی ہے اور صحت کی خرابی ان کی ذہانت پر چھوٹے چھوٹے بچوں نے گداگری بھی شروع کر دی ہے جو پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ سڑکوں پر اور گلیوں کی نکڑ پر چھوٹے چھوٹے بچے اس لئے مانگتے نظر آتے ہیں کہ ان کے والدین گھر کے لئے خورد و نوش کا سامان مہیا نہیں کر سکتے اور اس سے ذرا بڑے لڑکے جو دس بارہ سال کی عمر کے ہیں وہ گلیوں اور سڑکوں پر خورد و نوش کی تھوڑی بہت چیزیں فروخت کر کے اپنا اور اپنے خاندان والوں کا پیٹ بھر رہے ہیں۔

کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ پابندیاں کب تک جاری رہیں گی اور عراق کے شہریوں کو ان کی ضروریات کب تک پوری طرح مہیا نہیں ہوں گی۔ لیکن ایک بات دیکھنے میں آتی ہے اور وہ عراقیوں کا عزم ارادہ اور حوصلہ ہے اور وہ اس طرح کہ باوجود اس کے کہ اب کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کی اکثریت ننگے بھوکے لوگوں کی ہے لیکن جہاں تک عراق کی تعمیر نو کا سوال ہے یہ سب لوگ اس طرح جتے ہوئے ہیں گویا ان کو کسی اور بات کی ہوش ہی نہیں ہے

مرغبانی کی صنعت

پنجاب کے لائیو سٹاک اور ڈیری بہبود کے وزیر چوہدری امیر سلطان چیمہ نے بتایا ہے کہ حکومت نئی تحقیقات لوگوں تک پہنچا کر اس بات کی کوشش کر رہی ہے کہ وہ نئی ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے پولٹری کی صنعت کو آگے بڑھائیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اس تحقیقات کی مزید ضرورت ہے اور اگر کسی جگہ تشخیص کے لئے لیبارٹریاں بنانے کا ارادہ کیا جائے تو پولٹری ایسوسی ایشنز کو جگہ مہیا کی جا سکتی ہے فی الحال لاہور راولپنڈی اور فیصل آباد میں ایسا کیا جانا ممکن ہے۔

آپ پولٹری ایڈوائزری بورڈ کی میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے آپ نے کہا کہ فیڈ ایکٹ اور دوسرے قوانین اس لئے جاری کئے گئے ہیں کہ مرغی کے گوشت کا معیار بہتر کیا جا سکے۔ آپ نے کہا کہ پولٹری کے برآمد کرنے والوں کے لئے کچھ چھوٹ دی جائے گی اور ہوائی جہاز کے کرایوں میں بھی کمی کی جائے گی۔ تاکہ بیرونی ممالک سے ایکسچینج حاصل کیا جا سکے۔

چوہدری امیر نے کہا کہ میں نے اپنے ماتحتوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اپنی لیبارٹریوں میں ایسی دوائیں تیار کریں جو بیمار مرغیوں کے علاج میں استعمال ہو سکیں۔ تاکہ یہ دوائیں عوام الناس کو کم قیمت پر مہیا کی جا سکیں آپ نے کہا کہ علاج اپنی جگہ پر لیکن اس بات کی ہمیشہ کوشش ہونی چاہئے کہ بیماری سے بچایا جائے اور خاص طور پر ایسی بیماریوں سے جن کے متعلق خطرہ یہ ہو کہ متعدی صورت اختیار کر لیں گی۔

آپ نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ مرغبانی ایک بہت اچھی صنعت ہے اس کو ملکی سطح پر زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے حکومت اس سلسلے میں آسانیاں مہیا کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہی آسانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آئندہ اس سلسلے میں کم قیمت پر دوائیں مہیا کی جائیں اور دنیا بھر میں مرغبانی کے سلسلے میں جو تحقیقات ہو رہی ہے اس سے مرغبانی کی صنعت والوں کو آگاہ رکھا جائے۔

جنوبی کوریا

کہا جاتا ہے کہ جنوبی کوریا میں ایک بار میں کام کرنے والی لڑکی کسی امریکی فوجی کے ہاتھوں ماری گئی اس کے نتیجہ میں وہاں کے باشندوں نے امریکہ کے سفارت خانے پر مظاہرہ کرنا چاہا چنانچہ پانچ سو کے قریب افراد اس مظاہرے کے لئے سفارت خانے کی طرف جا رہے تھے جبکہ مقامی پولیس نے ان کا راستہ روک لیا۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ جس فوجی نے اس مقامی لڑکی کو ہلاک کیا ہے۔ اسے ہماری عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ تاکہ ہم اس قتل کا بدلہ لے سکیں۔ وہ ایک جلوس کی صورت میں مظاہرہ کر رہے تھے۔ اور بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ اس فوجی کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ اس ۲۶ سالہ لڑکی کی ماں بین کرتی ہوئی کہہ رہی تھی کہ میری بیٹی کو واپس میرے پاس لاؤ۔ اس نے اپنی بیٹی کی ایک تصویر اٹھائی ہوئی تھی اور وہ مظاہرے میں چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ قاتلو میری بیٹی کو واپس لاؤ کہا جاتا ہے کہ یہ لڑکی گذشتہ ماہ اپنے کمرہ میں مردہ پائی گئی تھی۔ اور اس سلسلے میں ایک فوجی (بیس سالہ) حراست میں لے لیا گیا تھا۔ مظاہرہ کرنے والوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سفارت خانے پر ڈھول پھینکنے والے تھے جو اس بات کی علامت تھی کہ وہ ڈھول اس لڑکی کی راکھ ہے جسے آپ نے ہلاک کر دیا ہے۔ سو جنوبی کوریا اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدے کے مطابق جیل خانے پر پہرہ رہے گا اور وہ پہرہ امریکی فوجی دیں گے جب تک عدالت کوئی فیصلہ نہیں کرتی۔ اور جب عدالت فیصلہ دے دے گی اور اس کے بعد اپیل کی جائے گی تو یہاں پر فیصلے کے معاً بعد اپیل دائر ہو جاتی ہے اگر وہ اپیل خارج ہو گئی تو پھر اسے جنوبی کوریا کے سرکاری افسروں کے حوالے کیا جائے گا۔

منڈیلا کی اپیل

گذشتہ دنوں جنوبی افریقہ کی افریقن نیشنل کانگریس کے صدر نیلسن منڈیلا نے اپیل کی کہ جنوبی افریقہ میں آپس کی جنگ ختم ہونی چاہئے۔ نٹال کے صوبے میں بھی امن قائم کئے بغیر نسل پرستی کے قوانین سے پوری طرح آزادی نہیں مل سکتی لیکن ان کی اس اپیل کو ان کے حریف مانگو سوتھو بوتھو لازی MANGO SUTHU BUTHELEZI نے کہا کہ وہ منڈیلا کی اس اپیل کو سن کر خوف زدہ ہو گئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح اس وقت سیاہ فام لوگوں کے دھڑے آپس میں لڑ رہے ہیں اس لڑائی کا ختم ہونا فی الحال ممکن نظر نہیں آتا۔ ان کے حریف نے کہا کہ میں اور زولو قوم کے تمام لوگ ڈاکٹر منڈیلا کی اس بات سے خوف زدہ ہو گئے ہیں کہ وہ ہمارے بادشاہ کو سیاست میں گھسیٹنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے بادشاہ کو ہر طرح بادشاہت پر قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ جنوبی افریقہ میں جو بھی اصلاحات کی جائیں ان کے خیال میں ان کے بادشاہ پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہئے۔ سو ڈاکٹر منڈیلا کی اپیل کو انہوں نے بادشاہ کے لئے ہتک عزت کا باعث سمجھا انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہیں سیاسی لوگوں سے بات کرنی چاہئے لیکن بادشاہ کو اس معاملے میں ملوث کرنا غلطی ہو گی۔

ڈاکٹر منڈیلا نے اپنی اپیل اس وقت جاری کی تھی جب وہ ایک جنازے پر جا رہے تھے اور انہیں اس بات کا خطرہ تھا کہ نٹال میں مزید فسادات ہوں گے جس کا سارے ملک پر اثر پڑے گا۔ گذشتہ دنوں تقریباً ایک سو ماہوار کے حساب سے لوگ جھگڑوں کی وجہ سے ہلاک ہوتے رہے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد ایڈووکیٹ

کچھ یادیں

اب سے کوئی چار سال پیشتر میں فرصت میں اپنے کام میں مگن تھا۔ شدت گرما کی سہ پہر تھی، سب لوگ اپنے اپنے دفتروں کو بند کرکے اپنے اپنے گھر جا چکے تھے کہ بعد دوپہر کی ڈیوٹی پر متعین ایک مددگار کارکن نے آ کر کہا کہ باہر ایک شخص پریشانی کی حالت میں پھر رہا ہے۔ انہیں بلوا کر میں نے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو کہا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے فلاں گاؤں سے آیا ہوں۔ پہنچتے پہنچتے دیر ہو گئی۔ اب دفتر بند ہو چکے ہیں۔ مجھے ایک رقم جمع کروانا تھی۔ دفتر بند ہو جانے کے باعث رقم میرے پاس ہی رہ گئی ہے مجھے خیال ہوا کہ انہیں رقم کی حفاظت کی فکر ہے۔ چنانچہ مشورہ دیا کہ دارالضیافت چلے جائیں۔ رقم دارالضیافت کے استقبال میں جمع کروا کر رات بسر کریں۔ صبح رقم مطلوبہ دفتر میں جمع کروا دیں یا پھر میرے ہاں چلیں اور رات میرے مہمان ٹھہر جائیں انہوں نے کہا۔ مگر رقم کی حفاظت کی یا رات بسر کرنے کی نہیں۔ میری ضرورت بغیر کے فوری طور پر نکل جانے کی ہے اور پھر کمال سادگی اور بے ساختگی سے وضاحت یہ کی کہ "حضور سے ملاقات کے لئے لندن جلسے پر جانا ہے۔ پھر کہنے لگا میں یہاں ٹھہر گیا تو ساتھی روانہ ہو جائیں گے اور میرا جانا نہ ہو سکے گا۔" اس ساری گفتگو میں میری نگاہیں اس کے سراپا محبت چہرہ پر تھیں اور میں اس چہرے اور آنکھوں میں ابھرتے اور سمٹتے جذبات محبت کا ایک سمندر دیکھ رہا تھا جس کی لہریں ایک طرف .... تو نہ جا سکنے کے خوف سے پیدا حسرت کو چھو رہی تھیں اور دوسری طرف اپنے امام کے قدموں میں پہنچ سکنے کی امید سے اچھل رہی تھیں۔ ہزاروں میل دور بیٹھے امام کا ایک عاشق میرے سامنے تھا۔ مجھے فکر ہوئی کہ میں انہیں اس یاس و امید کے چوراہے سے جلد نکالوں چنانچہ دفتر کے ایک کارکن کو گھر سے بلوا کر انہیں رقم سے فارغ کروا دیا۔

مذکورہ بالا دونوں واقعات جلسہ سالانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک جماعت احمدیہ کے مرکزی جلسہ سالانہ سے اور دوسرا جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ سے اور دونوں میں عشاق کے کھچے چلے جانے کا مرکز ثقل امام جماعت کا وجود باجود ہے۔ ہر چند کہ وقت کے لحاظ سے دونوں واقعات میں نصف صدی کا عرصہ دراز ہے۔ جغرافیائی طور پر مشرقی دنیا سے مغربی دنیا تک کا فاصلہ ہے۔ پھر امام جماعت کی ذاتی شخصیت کے لحاظ سے الگ الگ وجود ہیں۔ ایک ہیں امام الثانی اور دوسرے ہیں امام الرابع لیکن جہاں تک عشاق کے دلوں میں پیدا ہونے والی محبت اور کشش کا تعلق ہے وہ یکساں ہے۔ نہ وہ عرصہ وقت سے متاثر ہوئی ہے۔ نہ جغرافیائی عوامل کی دشواری اسے کم کر سکی۔ اور نہ امام جماعت کی شخصی انفرادیت سے فرق آیا۔ اس لئے کہ پروانوں کی وجہ کشش نہ شمع کی ظاہری ساخت ہے نہ وقت یا جغرافیہ کی رو سے اس کا ماحول بلکہ پروانے تو اس لَو پر مٹتے ہیں جو شمع سے بلند ہو رہی ہوتی ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ شمع کی ساخت کیسی ہے یا جغرافیائی اعتبار سے شمع کسی صحرا میں رکھی ہے یا کسی گلستان میں۔ سو سوال صحرا یا گلستان کا نہیں۔ وطن یا غریب الوطنی کا نہیں۔ سوال رخ جاناں کا ہے۔

لندن کے امسالہ (۱۹۹۲ء) جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی مجھے بھی توفیق ہوئی۔ لندن دنیا کا کاروباری مرکز ہے تیسری دنیا پر یورپ کی نوآبادیاتی گرفت کے صدیوں پر پھیلے ہوئے عرصہ میں سیاسی مرکز بھی رہا ہے۔ بلکہ اب تک بھی بہت حد تک دنیا کا سیاسی مرکز یا کم از کم دوسرا سیاسی مرکز ضرور ہے۔ امیر اور متمول لوگ وہاں تجارت۔ سیاست اور علاج معالجہ کی غرض سے بلکہ بعض موسم گرما گزارنے جاتے رہتے ہیں۔ متوسط اور غریب طبقوں میں سے تلاش روزگار کے لئے جایا کرتے تھے بلکہ اب تک جاتے ہیں لیکن متوسط اور نسبتاً غریب طبقہ کے لوگ اتنی بڑی تعداد میں جتنی تعداد میں کہ ہر سال احمدی جلسہ کے لئے لندن جا کر جلد تر واپس ہوتے ہیں احمدیوں کے علاوہ کسی اور طبقہ، خیال میں سے لندن جاتے ہوئے نہ دیکھے گئے ہوں گے۔ پاکستان سے لندن جلسہ میں جانے والوں میں میں نے چھوٹے دکاندار چھوٹے پیشہ ور، کلرک بلکہ چپڑاسی تک دیکھے۔ مجھ سمیت اکثر لوگ اس اقتصادی حیثیت کے تھے کہ اگر جلسہ کی کشش نہ ہوتی تو وہ اتنے قلیل ایام کے آنے جانے کے سفر پر ایک چوتھائی لاکھ روپیہ کی رقم خرچ کر دینے کا سوچ بھی نہ سکتے۔ پھر جلسہ کی اصل روح تقریریں نہ تھیں۔ تقریروں کی تو کسی اور جگہ قلت نہیں

اصل مدعا ہر ایک کا تو زیارت و ملاقات امام تھا۔ اس سے شاد کام ہونے کی تسکین کو چوتھائی لاکھ روپیہ کے صرفہ کا نہایت موزوں بدلہ سمجھے اور سچا سودا لیکر لوٹے کچھ بعید نہیں کہ مذکورہ بالا ٹھوس واقعاتی حقیقت بعض لوگوں کو عجیب لگے۔ لیکن وہ محب۔ جنہیں احساس کے اس کوچہ سے گزرنے کا کبھی تجربہ ہوا ہے کہ محبوب کی زیارت یا زیارت کی تمنا و آرزو آنکھوں میں آنسو لانے کے ساتھ ساتھ دلوں کو کن کٹھن راستوں پر چلنے کے لئے آمادہ کر دیا کرتی ہے ان کے لئے ان واقعاتی حقیقتوں کو قبول کرنا دشوار نہ ہوگا۔ یہ دلوں کے سودے ہیں۔ دلوں کے ترازوؤں پر ہی تلتے ہیں۔

چوہدری نذر محمد نذیر گورایہ

ایک چھوٹی سی بات

ریلوے سفر جہاں بہت پرسکون اور آرام دہ ہے۔ وہاں بعض احباب اپنی معمولی سی غلطی کی وجہ سے چلتی گاڑی پر سوار ہونے یا اترنے کا خطرہ مول لینے سے باز نہیں آتے اور اپنی قیمتی جانیں ضائع کر دیتے ہیں۔ بعض احباب گاڑی پر اس وقت دوڑ کر چڑھنے کے عادی ہوتے ہیں جب گاڑی سٹیشن سے چل کر اپنی رفتار تیز کر چکی ہوتی ہے اور ہینڈل پکڑنے کی کوشش کرتے کرتے یا ہینڈل پکڑ کر پائیدان پر اپنا پاؤں رکھنے کی کوشش میں پاؤں SLIP ہو جانے سے لٹک کر گاڑی کے پہیوں کے نیچے آکر اپنی ٹانگیں کٹوا بیٹھتے ہیں۔ خاکسار نے کئی احباب دیکھے ہیں۔ جو ساری عمر کے لئے معذور ہو چکے ہیں۔ چلتی گاڑیوں پر چڑھنے والا ایک ماہر طبقہ ہے۔ جو گاڑیوں میں کھانا تقسیم کرتا ہے۔ ان کو اتنی مہارت ہوتی ہے کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی پر چھ سے آٹھ تک کھانے کی TRAYS اٹھا کر چلتی گاڑی پر سوار ہونا ان کا روزمرہ کا مشغلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی وردی میں تنگ موہری والا پاجامہ فلیٹ بوٹ اور تنگ قمیض اس پر چوڑی اور کسی ہوئی BELT ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بوڑھا۔ کمزور اور زیادہ وزن رکھنے والا آدمی بھرتی نہیں کیا جاتا۔ اس کے باوجود کئی CASE ان میں بھی ہوئے ہیں کہ وہ گاڑی کے نیچے آکر کٹ گئے۔ احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس قسم کا RISK بالکل نہیں لینا چاہیئے۔ خاص کر نوجوان طبقے کو۔

دوسری ایک وجہ شدید چوٹ لگنے کی یہ ہے کہ گاڑیوں کی کھڑکیاں آجکل نئے ڈیزائن کے مطابق اوپر اٹھانے سے کھلتی ہیں بعض دفعہ لیور جس پر ان کو REST کرنا چاہیئے وہ خراب ہو جاتے ہیں یا ٹوٹ جاتے ہیں اور گاڑی کو جب جھٹکا لگتا ہے تو کھڑکی دھڑام سے نیچے گر جاتی ہے۔ خاکسار نے ایک عورت کی انگلیاں زخمی ہوتے دیکھی ہیں اور آج بھی وہ نظارہ یاد کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خاص کر بچے کھڑکیوں میں سر رکھ کر باہر جھانکنے کے عادی ہوتے ہیں۔ سفر کے دوران احتیاط رکھنی چاہیئے۔ ایک اور خطرناک بات کے متعلق عرض کر دوں۔ چلتی گاڑی پر باہر پائیدان پر لٹک کر سفر کرنا انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ بعض دفعہ مسافر گاڑی کا ہینڈل پکڑ کر آگے کی طرف جھانکنے کی کوشش کرتے ہیں اور سگنل کے کھمبے سے ٹکرا کر ہلاک ہو جاتے ہیں سگنل کے کھمبے بعض مقامات پر ریلوے لائن کے بہت قریب ہوتے ہیں ذرا سا جھکاؤ جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔

خاکسار کا ایک اچھا دوست۔ خوبصورت نوجوان تقریباً ۲۲ سال کی عمر کا آج سے تقریباً ۴ سال قبل لاہور سے حیدر آباد اپنے گھر چھٹی جاتے ہوئے سگنل کے ساتھ ٹکرا گیا اور موقع پر ہلاک ہو گیا۔ کیوں کہ ایسی حالت میں چوٹ سر کو لگتی ہے۔ اور زندہ بچ رہنے کی کوئی امید نہیں ہوتی۔

اسی طرح عید وغیرہ کے مواقع پر گاڑیوں میں رش زیادہ ہونے کی وجہ سے کراچی سے خانیوال تک لوگ گاڑی کی چھت پر سفر کرتے ہیں اور نیند آجانے کی وجہ سے یا گاڑی کو جھٹکا لگنے کی وجہ سے کئی CASE گرنے کے دیکھے گئے اور اموات واقع ہو چکی ہیں۔ خانیوال سے لاہور تک کیونکہ الیکٹرک ٹرین کے لئے

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد صاحب معلم وقف جدید کو احمد نگر کے قریب ٹریفک کے حادثے میں چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم شیخ عبدالمنان صاحب کارکن دفتر خزانہ بغرض علاج کینیڈا گئے ہیں۔

○ مکرم شیخ محمد سلیم دنیاپوری کارکن خدام الاحمدیہ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منیر احمد حفیظ صاحب ابن چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل کنری (سندھ) میں بقضائے الٰہی بعارضہ قلب ۲۰ نومبر کو بعمر ۵۶ سال وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا تدفین کے بعد مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

ضروری نوٹ

صفحہ نمبر ۶ پر مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کا جو مضمون درج ہے۔ اس کا پہلا حصہ درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ پہلا حصہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

پہلا واقعہ :۔ میرے والد صاحب جب مجھے ساتھ لئے جلسہ گاہ سالانہ میں داخل ہوئے اس وقت ان کی پہلی نظر حضرت امام جماعت (الثانی) پر پڑی جو اس وقت تقریر فرما رہے تھے۔ یہ اب سے کوئی نصف صدی قبل کی بات ہے۔ اس وقت والد صاحب کو احمدی ہوئے۔ کوئی ربع صدی کا عرصہ گزر چکا تھا۔ یہ گویا ایک لمبے عرصہ پر پھیلا ہوا ان کے ذاتی مشاہدات و تجربہ کا نچوڑ تھا۔ کوئی سطحی طور پر کہی ہوئی بے بنیاد بات نہ تھی۔

دوسرا واقعہ یہ ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ بشریٰ ہارون صاحبہ بابت ترکہ پیرزادہ ہارون الرشید ارشد صاحب)

○ محترمہ بشریٰ ہارون الرشید ارشد صاحبہ مقیم D ۔۲۶ صوفی اسٹریٹ شیراز پارک، اتحاد کالونی، اقبال ٹاؤن، لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم پیرزادہ ہارون الرشید ارشد صاحب ابن مکرم پیر رشید احمد صاحب ارشد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مکان نمبر ۲۳/۴ دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ میں ان کا ۲/۳ حصہ بطور وراثت منتقل شدہ ہے یہ حصہ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔

۱	محترمہ بشریٰ ہارون صاحبہ	بیوہ
۲	مکرم ہمایوں رشید صاحب	پسر
۳	" رضوان الرشید صاحب	۔۔
۴	" ریحان الرشید صاحب	۔۔
۵	محترمہ سعدیہ ہارون صاحبہ	دختر
۶	" نازش ہارون صاحبہ	۔۔

مذکورہ پلاٹ کا باقی ۱/۳ حصہ حسب سابق موصوف کی دو بہنوں محترمہ رشیدہ زرینہ صاحبہ اور محترمہ راشدہ طارق صاحبہ کی مشترکہ ملکیت رہے گا۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ : مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۳۹ میں خالدہ بیگم زوجہ عبدالعزیز قوم وڑائچ پیشہ تدریس عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۴ الف / ف ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر /۳۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی بالیاں وزنی ۷ ماشہ مالیتی /۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۹۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ خالدہ بیگم زوجہ عبدالعزیز صاحب چک ۸۴/ف ۹ P.O. چک ۸۵/ف ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر۱۔ ماسٹر مسعود احمد ولد غلام قادر سابق صدر چک ۸۴ فتح ضلع بہاولپور۔ گواہ شد نمبر۲۔ افتخار احمد معلم چک ۸۴/ف ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۸۶۴۰ میں فرحت فاخرہ زوجہ سکواڈرن لیڈر عبدالباسط قمر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۲۴ دارالعلوم شرقی ربوہ حال پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر /۵۰۰۰ روپے (۲) نقد /۵۰۰ روپے (۳) زیور ایک تولہ مالیتی /۳۸۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فرحت فاخرہ زوجہ عبدالباسط قمر ۶/۲۴ دارالعلوم شرقی حال سٹیڈیم روڈ پشاور۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبداللہ جان اردو سائنس بورڈ پشاور۔ گواہ شد نمبر۲۔ ناصر احمد ولد چوہدری عبدالمجید ۲۲۶۹ گلشن ناتھیورہ پشاور۔

وقف جدید

۱۔ کیا آپ نے چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے۔

۲۔ عشرہ وصولی وقف جدید ۲۷ نومبر تا ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء منایا جارہا ہے۔

۳۔ کیا آپ کے تمام افراد خانہ چندہ وقف جدید میں شامل ہیں۔

۴۔ چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لئے سیکرٹری وقف جدید سے رابطہ فرمائیں۔

۵۔ کیا آپ کی جماعت کا چندہ وقف جدید سوفیصد ادا ہوچکا ہے۔

۶۔ کوشش فرمائیں کہ عشرہ وصولی وقف جدید کے دوران وصولی مکمل ہوجائے

۷۔ کیا آپ کے ذمہ چندہ وقف جدید کا بقایا تو نہیں۔

۸۔ کیا آپ چندہ وقف جدید کے بقایادار تو نہیں۔

۹۔ کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت کے تمام انصار، خدام، اطفال، ناصرات، ممبر لجنہ چندہ وقف جدید ادا کر رہے ہیں۔

۱۰۔ گذشتہ سال کی نسبت اضافہ سے چندہ وقف جدید ادا فرمائیں۔

۱۱۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے دوران سال مالی وسعت سے نوازا ہے وہ شکرانے کے طور پر چندہ وقف جدید اضافہ کے ساتھ ادا فرماویں۔

بقیہ : صـ۶ سے آگے

OVER HEAD تاروں کا جال لگا ہوا ہے۔ اس لئے مسافر چھت پر چڑھ نہیں سکتے۔

خاکسار امید کرتا ہے کہ الفضل پڑھنے والے احباب دوران ریلوے سفر اپنی قیمتی جانوں کی حفاظت کی خاطر۔ احتیاط سے کام لیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ - ۲۵ نومبر - سردی میں اضافہ ہو رہا ہے - اگرچہ خاصی ہلکی رفتار سے۔

○ پی ڈی اے کے مرکزی رہنماؤں نے ریفرنڈم کی تجویز مسترد کر دی ہے - حفیظ پیرزادہ نے کہا کہ یہ پرانی چال ہے - اس کا حشر ضیاء والے ریفرنڈم سے مختلف نہیں ہوگا۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ایم کیو ایم کے مرکزی سیکرٹری نشرو اشاعت امین الحق اور مرکزی معاون کمیٹی کے رکن خالد ندیم کو گرفتار کر لیا - یہ دونوں رہنما فوجی آپریشن شروع ہونے کے بعد سے روپوش تھے۔

○ مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت کی بقاء کے لئے ضروری ہے کہ مذاکرات کی راہ اپنائی جائے - انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کے سامنے جمع ہونے سے حکومت تبدیل نہیں ہوتی۔

○ انجمن حقوق انسانی پاکستان کے چیئرمین اور ممتاز قانون دان ایس ایم ظفر نے کہا ہے کہ پولیس کی طرف سے حفاظتی تحویل میں لینے کا اقدام اغوا کے مترادف ہے اور اسے بروقت روکا نہ گیا تو یہ خوفناک سیاسی ہتھیار ہر کمزور حکومت استعمال کرے گی۔

○ پی ڈی اے کی رہنما محترمہ بے نظیر بھٹو نے لانگ ٹرین مارچ کے ذریعے لاہور آتے ہوئے راستہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں کو اب جانا ہی ہوگا - عوام اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک موجودہ بدعنوان حکومت کو ہٹا کر قومی حکومت تشکیل نہیں دے دی جاتی۔

○ پی ڈی اے - این ڈی اے اور اسلامی جمہوری محاذ حکومت کے خلاف مشترکہ تحریک چلانے پر متفق ہو گئے ہیں - حکمت عملی طے کرنے کے لئے جلد لاہور میں اجلاس ہوگا۔

○ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل کے اجلاس میں ایک قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کر لی گئی - اس قرارداد میں موجودہ حکومت کو برطرف کر کے نگران حکومت قائم کرنے اور ملک میں غیر جانبدارانہ، منصفانہ اور آزادانہ انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے - مسلم لیگ جونیجو گروپ کے ہم خیال ۴۰ وکلاء نے بھی قرارداد کی حمایت کی۔

○ وفاقی وزیر تجارت ملک محمد نعیم نے کہا ہے کہ صدر اسمبلیاں توڑنے کے موڈ میں نہیں بلکہ حکومت اور اپوزیشن میں مصالحت چاہتے ہیں - انہوں نے مزید کہا کہ پی ڈی اے کے لانگ مارچ میں کوئی اندرونی یا بیرونی ہاتھ نہیں لیکن اگر اس نے پھر امن عامہ خراب کرنے کی کوشش کی تو اسے روکا جائے گا۔

○ پی - ڈی - اے لانگ ٹرین مارچ کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے - بے نظیر کی قیادت میں مارچ ٹرین لاہور پہنچ گئی - ملتان میں لانگ مارچ ٹرین نے بچار کلومیٹر کا فاصلہ ۳ گھنٹے میں طے کیا - جلوس خیبر میل کے آگے چلتا رہا - اوکاڑہ میں پولیس نے لاٹھی چارج کیا - تمام راستے مختلف سٹیشنوں پر رکاوٹوں کے باوجود ہزاروں افراد نے بے نظیر اور دوسرے لیڈروں کا استقبال کیا۔

○ چین کا بوئنگ طیارہ دھماکے سے فضا میں پھٹ جانے سے ۱۴۱ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ امریکی کانگریس کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی کے چیئرمین نے بے نظیر بھٹو کی اسلام آباد بدری - اپوزیشن لیڈروں اور کارکنوں کی گرفتاریوں اور ان پر ہونے والے تشدد پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اسلام آباد میں پیش آنے والے تشدد کے واقعات پاکستان میں جمہوریت کی ابتری کی مثال ہیں - آپ اپنے ملک کو بے نظیر سمیت تمام افراد کے اظہار رائے کے لئے کھول دیں - اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیں۔

○ افغان حکومت نے کہا ہے کہ خوراک اور ایندھن کا ذخیرہ بالکل ختم ہو گیا ہے سردیوں میں لوگوں کو خوراک مہیا کرنا دشوار ہو گیا ہے - حکمت یار کے مجاہدین غذائی سامان روک رہے ہیں۔

○ نئی دہلی میں گذشتہ روز سینکڑوں افراد نے پاکستانی ہائی کمیشن کے سامنے مظاہرہ کیا اور سندھ میں جاری آپریشن کے خلاف ایک یادداشت پیش کی۔

○ جرمن پارلیمنٹ کی طرف سے کشمیر پر پاکستانی موقف کی حمایت کا اظہار کیا گیا ہے۔

○ روس بھارت کو ۲۰، مگ اور ۲۹ جنگی طیارے فروخت کریگا۔

○ متحدہ عرب امارات - جنوبی کوریا اور سپین جاسوسی خلائی طیارے امریکہ سے خریدیں گے۔

○ انڈونیشیا کے صدر سہارتو دو روزہ دورے پر فرانس پہنچ گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ نے کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

"GLUCOBOY"
"خون میں شوگر ٹیسٹ کرنا
اتنا آسان جیسے ایک دو تین"
ڈاکٹرز اور مریضوں کے استعمال کیلئے جدید جاپانی ایجاد
تفصیلات اور فری چیکنگ کیلئے رابطہ :- راشد ربانی
بروز جمعہ :- 48/22 دارالرحمت شرقی الف بالمقابل
مکان الکیمسٹ ربوہ
اتوار تا بدھ لاہور :- انٹرنیشنل میڈیکل سپلائز
فون نمبرز :- 485256-489376-487472
855217-832127

چکن کڑاہی، چرغہ، مٹن کڑاہی، مچھلی فرائی کا اعلیٰ معیار پیش کرنے کے ساتھ ساتھ
اب ایک اور نئی فخریہ پیشکش
لذیذ مچھلی کے شامی کباب اور مٹن ران روسٹ
لذیذ چرغہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان ۹۱۸ گھر ۸۰۱

فلو کیور بو ڈسمیل FLU CURATIVE SMELL
● ایک بار سونگھنے سے سردی کا اثر غائب ● چند بار سونگھنے سے زکام، نزلہ، کھانسی، فلو، ناک کی بندش، گلے کی خرابی اور نمونیہ وغیرہ دور،
● ایک گھنٹہ میں آرام ● ایک دن میں شفاء
فلو سمیل کی ایک شیشی جیب میں رکھیں اہل خانہ اور دوستوں کے
فائدہ اور صحت مندی کیلئے
آزمائش مفت TRIAL FREE
قیمت فی شیشی ۲۰/- روپے - ڈاک خرچ پر
چھوٹے بڑے آرڈر پر ۱-۱۰ روپے یکساں
ہر شہر، ضلع اور ملک میں
ڈسٹری بیوٹرز
درکار ہیں
راجہ نذیر احمد ظفر چیئرمین کیور بو ڈسمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ پاکستان
فون دفتر - ۷۷۱ ـــــ کلینک ۶۰۶

حبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام - ۱۶/-
۶۰ گرام - ۴۸/-

اکسیر اولادِ نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زد جام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاق معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ